حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

www.KitaboSunnat.com

اور

قادیانی دجل و فریب

www.khatmenubuwwat.org

تالیف

خالد محمودؒ

(سابق: یوئیل کندن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

حیات عیسیٰ علیہ السلام

اور

قادیانی دجل وفریب

از

خالد محمود

(سابق یوئیل کندن)

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

انتساب	۳
عظمت اللہ	۴
حرفِ آخر	۶
حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی دجل وفریب	۷
اختلاف وشناخت	۹
بے گور وکفن	۱۳
جھوٹے مسیح	۲۱
جبراً تبدیلی	۲۷
آفاق واقطار	۴۰
تھوڑی دیر کے لیے	۴۸
دلی خیر خواہی	۵۴

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"انتساب"

مناظرِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے ردِ عیسائیت کے میدان کے شہسوار جانے جاتے ہیں، جنھوں نے امت مسلمہ کی موجودہ اور آیندہ آنے والی نسلوں کو نصاریٰ کی فریب کاریوں اور علمی بد دیانتیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے "اظہار الحق" المعروف "بائبل سے قرآن تک"، ازالۃ الشکوک" اور "ازالۃ الاوہام" اور اسی موضوع پر دیگر کئی اور گراں قدر اور لازوال کتب تالیف و تصنیف فرمائیں۔ مگر اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھے جانے کے قابل ہے، کہ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نا صرف ردِ عیسائیت کے محاذ پر کام کیا، بلکہ ردِ قادیانیت کے میدان میں بھی آپ مردِ مجاہد کی حیثیت سے سامنے رہے، چنانچہ مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب کے استفتاء پر 1302ھ میں مرزا قادیانی کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر اپنے اس فتویٰ کی تصدیق علمائے حرمین سے کرائی۔

اس لیے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات ردِ عیسائیت اور ردِ قادیانیت کے دونوں محاذوں پر موجود ہیں، دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی قبرِ اطہر کو نور سے منور فرمائے، اور آپ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خالد محمود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"عظمت اللہ"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ خاص فضل وکرم ہے، کہ آج کے اس پُر فتن دور میں بھی غیر مسلم ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ کر دین اسلام کی آغوش میں آرہے ہیں، انہی خوش نصیبوں میں ایک نام ہمارے عزیز و محترم رانا عظمت اللہ صاحب ایڈوکیٹ کا بھی ہے، جنھوں نے قادیانی کلٹ میں آنکھ کھولی، مگر کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا نام ہدایت یافتہ لوگوں میں تھا، اس بنا پر انھوں نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کے دجل وفریب سے نکلتے ہوئے، مع اہل وعیال بتوفیق الہیٰ قادیانیت سے تائب ہوئے، اور دین اسلام کے سایۂ عافیت میں پناہ لی۔

الحمد للہ بندہ ناچیز کو ان سے شناسائی کی سعادت حاصل ہے، اور اکثر ان سے فون پر بھی بات چیت ہوتی رہتی ہے، ایسے ہی ایک موقع پر میں نے جب ان کو ایک اور نو مسلم بھائی جناب پروفیسر طاہر احمد ڈار صاحب جو قادیانیت کے فریب سے نکل کر مع اہل وعیال مسلمان ہوئے ہیں، ان کا فون نمبر حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیا، تواُنھوں نے دورانِ گفتگو اس بندہ احقر سے اس خواہش کا اظہار فرمایا، کہ میں قادیانیت کے رد میں "حیات عیسیٰ علیہ السلام" پر کچھ لکھوں، حالاں کہ اس موضوع پر ہمارے علماء کرام اور اکابرینِ امت بہت تفصیل سے لکھ چکے ہیں، کہ آج پوری امت مسلمہ اس سے مستفید

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو رہی ہے، کہ جس پر مجھ ایسے کم فہم اور طفلِ مکتب کو کچھ کہنے لکھنے کی جسارت و جرات کیسے ہو سکتی ہے؟ سوائے اس کے کہ، انہی اکابرین اُمت کے لکھے ہوئے کو محترم رانا عظمت اللہ بھائی کی خواہش کی تکمیل میں استفادہ کرتے ہوئے، اپنی تحریر کے کج مج مضمون میں زیبِ قرطاس کرلوں، جو میں نے اس وقت "حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی دجل وفریب" کے زیر عنوان شروع کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی رحمت و دستگیری سے اس مضمون کو مکمل کرادیں، جو قادیانیت کے فریب میں دبے لوگوں کے لیے راہِ ہدایت کا سبب اور آخرت میں میری اور میرے اہل وعیال کی نجات کا ذریعہ ہو، آمین ثم آمین، وما توفيقي إلا باللہ۔

خالد محمود

(سابق یوئیل کندن)

16جمادی الثانی1440ھ

24فروری2019ء

www.khatmenbuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"حرفِ آخر"

حضرت مولانا مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "ختم نبوت" میں لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ ختم نبوت، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت اور وحی کا اختتام اور آپ ﷺ کا آخری نبی ورسول ہونا، اسلام کے ان بدیہی مسائل اور عقائد میں سے ہے، جن کو تمام عام وخاص، عالم وجاہل، شہری اور دیہاتی مسلمان ہی نہیں بلکہ بہت سے غیر مسلم بھی جانتے ہیں۔ تقریباً چودہ سو برس سے کروڑہا مسلمان اسی عقیدے پر رہے، لاکھوں علمائے امت نے اس مسئلے کو قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے واضح فرمایا، کبھی یہ بحث پیدا نہیں ہوئی کہ نبوت کی کچھ اقسام ہیں، اور ان میں سے کوئی خاص قسم آنحضرت ﷺ کے بعد باقی ہے، یا نبوت کی تشریعی، غیر تشریعی یا ظلی وبروزی یا مجازی اور لغوی وغیرہ اقسام ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس کا کوئی اشارہ تک نہیں، پوری امت اور علمائے امت نے نبوت کی یہ قسمیں نہ دیکھی نہ سنی، بلکہ صحابہ وتابعینؒ سے لے کر آج تک پوری امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اس عقیدے پر قائم رہی کہ آنحضرت ﷺ پر ہر طرح کی نبوت ورسالت ختم ہے، آپ ﷺ بلا استثناء آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول پیدا نہیں ہوگا، (حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہو کر منصبِ نبوت پر فائز ہو چکے ہیں، ان کا آخر زمانہ میں آنا اس کے قطعاً منافی نہیں۔)" (ختم نبوت، ص:11و12)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی دجل وفریب"

اس سے قبل کہ میں اپنے مذکورہ بالا عنوان کی گفتگو زیبِ قرطاس کروں، مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی اور اس کے خاندان کا وہ سیاسی منظر نامہ پیش کروں، جس کے تحت مرزا قادیانی نے دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے مختلف دعویٰ جات کیے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اپنی کتاب "قادیانی اور ملت اسلامیہ کا موقف" کے صفحہ 169 پر لکھتے ہیں کہ:

"ایک برطانوی دستاویز "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر انڈیا" میں ہے، اور بیرونی تمام شواہد بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ: "1869ء میں انگلینڈ سے برطانوی مدبروں اور مسیحی رہنماؤں کا ایک وفد اس بات کا جائزہ لینے برِصغیر آیا کہ مسلمانوں کو رام

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی ترکیب اور برطانوی سلطنت سے وفاداری کے راستے نکالنے پر غور کیا جائے۔ اس وفد نے 1870ء میں دو رپورٹیں پیش کیں، جن میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں کی اندھا دُھند پیروکار ہے، اگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو اپاسٹالک پرافٹ (Apostolic Prophet) (حواری نبی) ہونے کا دعویٰ کرے تو بہت سے لوگ اس کے گرد اکٹھے ہو جائیں گے، لیکن مسلمانوں میں ایسے کسی شخص کو ترغیب دینا مشکل نظر آتا ہے۔ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو پھر ایسے شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں بطریقِ احسن پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ اب کہ ہم پورے ہندوستان پر قابض ہیں تو ہمیں ہندوستانی عوام اور مسلمان جمہور کی داخلی بے چینی اور باہمی انتشار کو ہوا دینے کے لیے اس قسم کے عمل کی ضرورت ہے۔"

(The Arrival of British Empire in India بحوالہ عجمی اسرائیل، ص:19)

اور اسی صفحہ پر بطور تبصرہ اگلی چند سطریں قادیانیت کا مکمل تجزیہ ان الفاظ میں پیش کرتی ہے، کہ:

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اور سامراجی ضرورتیں جس کی تکمیل مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت اور تنسیخِ جہاد کے اعلان نے کی اور بقول علامہ اقبال یہ حالات تھے کہ "قادیانی تحریک فرنگی انتداب کے حق میں الہامی سند بن کر سامنے آئی۔" (حرفِ اقبال، ص:145)

انگریز کو مرزا غلام احمد سے بڑھ کر کوئی اور موزوں شخص ان کے مقاصد کے لیے مل بھی نہیں سکتا تھا، اس لیے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کی حمایت اور مسلم دشمنی اس کو خاندانی ورثے میں ملی تھی۔"

اختلاف وشناخت

مذکورہ بالا تجزیہ وتبصرہ کے تحت اس بات کو ہر عام فہم آدمی بخوبی سمجھ سکتا ہے، کہ بظاہر "اسلام" کا نام لے کر وجود پذیر ہونے والا قادیانی کلٹ دین اسلام سے الگ ہی ایک اختلاف وشناخت لے کر سامنے آیا، جس کی تصدیق خود مرزا غلام قادیانی کا بیٹا ان الفاظ سے کرتا ہے، کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن نماز، روزہ، حج، زکوۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔" (خطبہ جمعہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان، ج:19، نمبر:13، مورخہ 30/جولائی 1931ء)

حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل اسلام سے مرزا قادیانی کے "اختلاف" کو مزید ان الفاظ سے لکھا ہے، کہ:

"مرزا غلام احمد قادیانی نے قصبہ قادیان ضلع گرداسپور (مشرقی پنجاب) میں "فتنۂ قادیانیت" کی بنیاد ڈالی، مرزائے قادیاں نے اپنے دعاوی میں تدریجی رفتار ملحوظ رکھی، چنانچہ پہلے "مجددیت" کا دعویٰ کیا، پھر "مثیل مسیح" ہونے کا، پھر "مہدویت" کا، پھر (جب ان دعاوی میں کامیابی نظر آئی تو) ایک قدم اور آگے بڑھایا اور دعویٰ کیا کہ میں وہی "مسیح موعود" ہوں جنھیں آسمان سے نازل ہونا تھا، اس کے بعد "غیر تشریعی نبی" ہونے کا دعویٰ کیا، پھر "صاحب شریعت رسول" ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی وحی کو "قرآن کی مثل" بتلایا، نسخ جہاد اور نسخ حج کا اعلان کیا، برطانوی سامراج کے بارے میں دعویٰ کیا کہ وہ زمانہ میں "ظل اللہ" ہے، مرزا صاحب قرآن مجید کی آیات کو بڑی جرات سے اپنی ذات پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منطبق کیا کرتے، باطنیہ اور زنادقہ کی طرح ان کی عجیب وغریب تاویلیں کیا کرتے اور ٹھیک "فرقہ بہائیہ "اور "بابیہ "جیسے ملعون فرقوں کے نقش قدم پر چلتے تھے۔

عوام الناس کو فریب دینے کے لیے مرزا صاحب نے بعض ایسے مسائل میں بحث شروع کی جنھیں ان کے دعوائے نبوت سے کوئی دور کا علاقہ بھی نہیں تھا، چنانچہ دعویٰ کیا کہ "عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے........ابن مریم مر گیا حق کی قسم........اور اب وہ آسمان سے نازل نہیں ہوں گے" اس مسئلہ سے متعلقہ احادیث صحیحہ متواترہ کی غلط اور مضحکہ خیز تاویلیں کرنا اور آیات قرآنیہ میں کھلی تحریف کرنا ان کا دلچسپ موضوع بن گیا، آیات واحادیث کو نہایت بے محل پڑھتے اور ان کی عجیب وغریب تاویلیں کرتے، اس طرح وہ بہت سے بے بودہ دعوئے ہانکتے، فتنہ برپا کرتے اور کفر والحاد کی وادیوں میں بھٹکتے رہے، میں نے اس کی کچھ تفصیل "نفحۃ العنبر "میں کی ہے اور حضرت شیخ (مولانا محمد انور شاہ نور اللہ مرقدہ) نے بھی "عقیدۃ الاسلام" کے شروع میں خطبۂ کتاب سے پہلے بطور "مقدمہ "کا ذکر کیا ہے۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے اتباع واذناب کا ایک مختصر ساٹولہ وجود میں آگیا تھا، جو حکومت برطانیہ کے "ظل حمایت" میں پرورش پاتا رہا، اسلامی عقائد میں رخنہ اندازی اور مسلمانوں میں "مذہبی انارکی" پھیلانے کے لیے حکومت برطانیہ کو ان کے دعاوی اور خوش فہمیوں سے بہتر اور کیا حربہ ہاتھ آسکتا تھا، چنانچہ حکومت نے اس فتنہ کو خوش آمدید کہا اور متعدد وسائل سے۔ جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس کی حوصلہ افزائی کی، مختصر یہ کہ "فتنۂ قادیانیت" گورنمنٹ برطانیہ کا ساختہ پرداختہ۔ یا خود مرزا صاحب کے الفاظ میں "خود کاشتہ پودا" تھا جو اسی کے ظل حمایت میں پھلا پھولا اور تدریجی و ترقی کے مراحل طے کرتا رہا۔

(عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام، ص:27)

بے گور و کفن

اس تفصیل کے بعد یہ جان لینا بھی ضروری ہے، کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کو معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منصب پر کیسے کھینچ کر لے گیا، ملاحظہ کیجیے خود مرزا قادیانی کی زبانی:۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام .... مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(کشتی نوح، ص:47، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب، روحانی خزائن، ص:50، ج:19)

اُوپر عقیدہ نزول مسیح علیہ السلام کے اقتباس میں یہ ذکر ہو چکا ہے، کہ پہلے مرزا غلام قادیانی نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے فرار کرتے ہوئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی، اور پھر خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر ڈالا، اس تفصیل کو حضرت مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے دلچسپ انداز سے "رئیس قادیان" میں لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں، کہ:

"میں کتاب "ائمہ تلبیس" میں "مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب" کے عنوان سے لکھ آیا ہوں کہ مرزا غلام احمد نے یہود، نصاریٰ، آریہ دھرم، مشبہہ، فلاسفہ، اہل نجوم، باطنی فرقہ، مہدویہ، بابیہ، بہائیہ، اور نیچریہ کے کون کون سے اصول وعقاید اپنے مسلک میں داخل کئے؟ جن ملحدانہ مسائل میں الہامی صاحب نے نیچری مذہب کے بانی سرسید احمد خان علی گڑھی کی شاگردی

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اختیار کی، ان میں ایک مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام بھی ہے۔ سر سید ہی وہ بزرگ ہیں، جنھوں نے ہندوستان میں سب سے پہلے وفات مسیح علیہ السلام کی رٹ لگائی تھی۔ جو حضرات اس کی تفصیل دیکھنا چاہیں وہ "ائمہ تلبیس" (ص:506۔513) کا مطالعہ فرمائیں۔" (رئیس قادیاں، ص:301)

اور پھر مولانا نادلاوری رحمۃ اللہ علیہ اس پر الفضل میں قادیانیت کی طرف سے آنے والے ایک اعتراض اور اس میں اپنے جواب کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"خود مرزائی جریدہ "الفضل" قادیاں کو اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ سب سے پہلے سر سید نے وفات مسیح کا اعلان کیا۔ چنانچہ "الفضل" نے 20 مئی 1916ء کی اشاعت میں لکھا۔ "بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آکر کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے ان کی صداقت ثابت ہو سکے۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے، ان سے بہت پہلے سر سید وہی کچھ کر گئے ہیں۔ اس لیے مرزا صاحب کے دعاوی کو قبول کرنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے اور ہم کیوں کریں؟ اس کے متعلق میں صرف یہی کہوں گا کہ اگر ایسے لوگ آنکھیں، کان اور دل رکھتے تو اپنے لیے کبھی یہ فیصلہ نہ

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔ سب سے بڑا مسئلہ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے سر سید کی تقلید میں بیان کیا ہے، وہ وفات مسیح کا مسئلہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سر سید نے اس کا اعلان کیا اور بعد میں مرزا صاحب نے اسی کو پیش کر دیا۔ لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ سر سید نے جس رنگ اور جس طرز سے اس مسئلہ کا اقرار کیا ہے، اس میں اور جس رنگ میں حضرت مسیح موعود نے اس کو صاف کیا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

الفضل نے جو کچھ لکھا ہے، اس سے مجھے حرف بحرف اتفاق ہے۔ گو سر سید نے اپنے زور قلم سے مسیح علیہ السلام کو زمرۂ اموات میں داخل کیا لیکن ان سے یہ کوتاہی ہوئی کہ مسیح علیہ السلام کی جاں ستانی کے بعد آپ کو یوں ہی بے گور و کفن چھوڑے رکھا۔ آخر کئی سال کے بعد شاگرد نے عزم بالجزم کیا کہ جس کام کو استاد نے ادھورا چھوڑ دیا ہے، اس کی تکمیل کی جائے۔ چنانچہ قادیانی صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کا مرقد تجویز کرنے کے لیے بھی جہاں گردی شروع کی۔ پہلے تو انھیں گلیل میں دفن کیا (ازالہ اوہام، طبع پنجم، ص: 197) پھر پونے تین سال کے بعد ان کی

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نعش اطہر کو وہاں سے نکال کر طرابلس کے حدود میں دفن کیا، چنانچہ لکھا کہ حضرت عیسیٰ کی قبر بلاد شام میں موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لیے اس جگہ حاشیہ میں اخویم محبی فی اللہ مولوی محمد السعیدی طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہی کی حدود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیے اور ثابت کرنا چاہیے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس وقت دوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔ (اتمام الحجۃ، مولفہ مرزا غلام احمد صاحب، ص: 18-19) حضرت مسیح علیہ السلام آٹھ سال تک طرابلس سے ہندوستان کے کسی مقام میں منتقل کردیں۔ چنانچہ بہت کچھ غور وخوض کے بعد یہ رائے قرار پائی کہ اسے سری نگر (واقع ریاست کشمیر) لاکر یوز آسف کی قبر میں سپرد خاک کردیا جائے۔ چنانچہ یوز آسف کی قبر کھول کر اس کی بوسیدہ ہڈیاں باہر پھینک دی گئیں اور حضرت مسیح علیہ السلام یوز آسف کی خالی لحد میں لٹا دیئے گئے۔

جب قادیانی مسیح نے اس کام سے فراغت پائی تو 12 جون

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.khatmenubuwwat.org

www.KitaboSunnat.com

1902ء کو رسالہ الہدیٰ شائع کیا جس کے صفحہ 101 پر لکھا کہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ نے ملک کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ اس کے بعد اللہ نے آپ کو اپنے فضل سے نجات دی اور اس ملک میں بہت مدت تک بستے رہے، حتی کہ مر گئے اور مردوں میں جا ملے اور آپ کی قبر شہر سری نگر میں اب تک موجود ہے۔

اس تفصیل کے بعد قارئین کرام بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ قادیانی صاحب نے جس رنگ میں مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام کی گتھی کو سلجھایا، سرسید کا دماغ وہاں تک نہ پہنچ سکا تھا۔"

(رئیس قادیاں، ص:301تا303)

پھر اسی تفصیل کو حضرت مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ائمہ تلبیس" میں بھی ذکر کیا ہے، جس سے مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود کی مضحکہ خیزی کی مزید وضاحت ہوتی ہے، وہ لکھتے ہیں:

"مرزا نے اوائل میں بہت دن تک دعوائے مجددیت ہی پر اکتفا کیا تھا مگر چونکہ ہر راسخ العلم قامع بدعات عالم دین مجدد ہو سکتا ہے، اس لیے بظاہر اس منصب کو کچھ غیر وقیع سا سمجھ کر ترقی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واقدام کی ہوس دامنگیر ہوئی اور کوئی عظیم القدر ٹھوس دعویٰ کر کے اپنی عظمت کو ثریا سے ہمدوش کرنے کا قصد کیا۔ آخر طبیعت نے فیصلہ کیا کہ مسیحیت کا تاج زیبِ سر کرنا چاہیے۔ لیکن کمال ہوشیاری اور معاملہ فہمی سے کام لے کر یک بیک مسیح نہ بنا بلکہ تدریج کو ملحوظ رکھا۔ سب سے پہلے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کی آمد ثانی سے انکار کیا۔ حالانکہ کتاب "براہین احمدیہ" (صفحہ 498) میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی حیات اور آمد ثانی کا اقرار کر چکا تھا، اس کے بعد یہود ونصاریٰ کی طرح یہ کہنا شروع کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے تھے (نزول المسیح، مولفہ مرزا، ص: 18) اس کے بعد یہ پروپیگنڈا شروع کیا کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ جب مرید اس دعویٰ کے متحمل ہو گئے تو کچھ عرصہ کے بعد یہ کہنا اور لکھنا شروع کر دیا کہ احادیث نبوی میں جس مسیح کے آنے کی پیشین گوئی تھی وہ میں ہوں۔"

جب اس سے کہا گیا کہ حدیثوں میں تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی کے تشریف لانے کی پیشین گوئی ہے اور تم غلام احمد بن غلام مرتضیٰ ہو تو جواب دیا کہ میں ہی عیسیٰ بن مریم بنایا گیا ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسری شخصیت میں کیونکر تبدیل ہو سکتا ہے؟ تو کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰ کی بعض روحانی صفات، طبع عادت اور اخلاق وغیرہ خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں اور دوسرے کئی امور میں میری زندگی کو مسیح بن مریم علیہ السلام کی زندگی سے اشد مشابہت ہے اس بنا پر میں مسیح ہوں۔(ازالہ اوہام طبع پنجم، ص:79) لیکن جب کہا گیا کہ جناب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض روحانی صفات، طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ تو خدائے برتر بہت سے اہل اللہ کی فطرت میں بھی ودیعت فرمادیتا ہے اور ان کی زندگی کو حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کی زندگی سے اشد مناسبت ہوتی ہے تو پھر وہ سب حضرات بھی مسیح موعود ہونے چاہئیں۔ اس میں تمہاری کون سی خصوصیت ہے؟ کوئی وجہ نہیں کہ تم تو کسی من گھڑت مناسبت کی بنا پر مسیح بن مریم بن جاؤ اور عارفین الٰہی حقیقی اشتراک صفات کے باوجود "مسیح موعود" نہ سمجھے جاسکیں۔

بات معقول تھی مرزا سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔ آخر گیارہ سال کی سخت دماغی کدوکاوش کے بعد کشتی نوح میں جسے 5 اکتوبر 1902ء کو شائع کیا تھا۔ اپنے مسیح بن مریم بن جانے کا یہ

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ڈھکوسلہ پیش کیا۔ گو خدا نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو و نما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو سال گزر گئے تو جیسا کہ "براہین احمدیہ" کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین کے صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح، صفحہ 46-47) جب مرزا یک جنبش قلم ایک خیالی حمل کے ذریعہ سے مسیح بن مریم بن چکا تو ہر طرف سے مطالبہ ہونے لگا کہ اگر تم سچے مسیح ہو تو بھی حضرت روح اللہ کی طرح کوئی مسیحائی دکھاؤ زیادہ نہیں تو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انہی معجزات میں سے کوئی معجزہ دکھا دو جو قرآن مجید میں دو جگہ مذکور ہیں۔ یہ مطالبہ نہایت معقول تھا لیکن مرزا کے پاس سخن سازی کے سوا رکھا ہی کیا تھا؟ سوچنے لگا کہ اب کیا بات بناؤں؟ آخر اس کے سوا کوئی چارۂ کار نظر نہ آیا کہ سرے سے معجزات مسیح علیہ السلام کے وجود ہی سے انکار کر دیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے مرزا نے معجزات مسیح علیہ السلام کا صرف انکار ہی نہ کیا بلکہ اپنی بد نصیبی سے الٹا ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ حالانکہ یہ معجزات مسیح علیہ السلام کا مذاق نہیں تھا بلکہ فی الحقیقت کلام الہیٰ کا مذاق اور انکار و استخفاف تھا۔" (ائمہ تلبیس، ص:725تا726)

جھوٹے مسیح

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا ساری لن ترانیوں کو اگر ہم بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال کے تناظر میں بھی دیکھیں تو مرزا قادیانی کا دعویٰ یہاں بھی باطل نظر آتا ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی جیسے جھوٹے مدعی نبوت کے لیے ارشاد فرماتے ہیں:

"خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔" (متی باب:24، آیت:4و5)

"اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں۔ دیکھو میں نے

پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے۔" (متی، باب 24، آیت: 23تا25)

اب اگر ہم اوپر کی ساری گفتگو کا خلاصہ پیش کریں تو اس کا حاصل یہ ہے، کہ مرزا قادیانی نے خود کو مسیح موعود منوانے کے لیے، 1۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کا انکار کیا، 2۔ آپ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا، 3۔ تحقیق کے نام پر محض ظن اور قیاس سے آپ علیہ السلام کی قبر کو چار جگہ بتایا، حالانکہ دعویٰ مرزا قادیانی کو وحی والہام کا تھا، جو مرزا قادیانی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نام نہاد قبر کی صحیح نشاندہی نہ کرواسکا، لازمی طور پر یہ ایسا ہی وحی والہام تھا، جس نے مرزا قادیانی کو بتایا تھا، کہ پادری آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا، مگر وہ زندہ رہا، یہ وہی الہام و وحی تھی، جس نے مرزا قادیانی کو بتایا تھا، کہ محمدی بیگم کا نکاح آسمانوں پر تجھ سے کر دیا گیا ہے، مگر اس کو مرزا سلطان محمد بیاہ کر لے گیا، حالانکہ مرزا قادیانی نے اس نکاح کو تقدیر مبرم کہہ رکھا تھا، یہ وہی وحی والہام تھا، جس نے مرزا قادیانی کو بتا رکھا تھا، کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی اور حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی زندگی ہی میں دنیا سے کوچ کر جائیں گے، لہٰذا ایسے ہی مرزا قادیانی کے وہ وحی والہام بھی جھوٹے ہوئے، جو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات، اور قبور کے بارے میں کر رکھے تھے۔

کیونکہ مخبرِ صادق پیارے آقا کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسر الصليب-" (صحیح مسلم، ج:1، ص:87)

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ کی قسم! حضرت ابنِ مریم (یعنی عیسیٰ) علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً (قیامت کے قریب دنیا میں) نازل ہوں گے (اور آپ) حاکم عادل ہوں گے، پس آپ صلیب کو توڑیں گے۔"

(مشکوٰۃ شریف، ص:479، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی)

"مظاہر حق" میں ہے:

فائدہ:...... بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے آسمان سے زمین پر اور دینِ محمد.... ﷺ .....کے تابع ہوں گے اور حکم کریں گے آنحضرت ﷺ کی شریعت پر۔"

(مظاہرِ حق، بتغیر یسیر، ج:4، ص:327، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ ہیں، مگر ان کا دین ایک ہے، اور میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں، کیونکہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا، اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ پس جب ان کو دیکھو تو پہچان لو، قامت میانہ، رنگ سرخ و سفیدی ملا ہوا، ہلکے زرد رنگ کی دو چادریں زیبِ تن کئے نازل ہوں گے، سر مبارک سے گویا قطرے ٹپک رہے ہیں، گو اس کو تری نہ پہنچی ہو، پس وہ نازل ہو کر صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، اور تمام لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، پس اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیں گے۔ روئے زمین پر امن وامان کا دور دورہ ہو جائے گا، شیر اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین میں چالیس برس ٹھہریں گے، پھر ان کی وفات ہو گی، مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مسند احمد، ج:2،ص:406، فتح الباری، ج:6، ص:257، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، ص:160)

"سن رکھو! کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا، سن رکھو! کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہیں، سن رکھو! کہ وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ بند کر دیں گے، لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے گی، سن رکھو! جو شخص تم میں سے ان کو پائے، ان کو میرا اسلام کہے۔" (مجمع الزوائد، ج:8، ص:269، در منثور، ج:2، ص:242)

درحقیقت یہ وہ احادیث مبارکہ ہیں جو قرآن کریم کی ان آیات کی تفسیر ہیں، جو یہود کے فریب اور مرزا قادیانی کے دجل کا پردہ فاش کر رہی ہیں، جس میں فرمانِ ربی ہے، کہ:

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا. (النساء)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا، حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا، لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا، اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں، وہ غلط خیالی میں ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست بڑے حکمت والے ہیں۔"

اور خود مرزا قادیانی اس بات کا اقراری ہے، کہ:

"یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنیکی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں در حقیقت ان لوگوں کا کام ہے، جن کو خدائے تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لیے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔"

(روحانی خزائن، ج:3، ص:400)

اور اسی روحانی خزائن، ج:3، ص:399 پر مرزا قادیانی کا یہ اقرار بھی موجود ہے، کہ

"حال کے نیچری جن کے دلوں میں کچھ بھی عظمت قال اللہ اور قال الرسول کی باقی نہیں رہی یہ بے اصل خیال پیش کرتے ہیں کہ جو مسیح ابن مریم کے آنے کی خبریں صحاح میں موجود ہیں یہ تمام خبریں ہی غلط ہیں۔"

جبراً تبدیلی

لیکن شاید مرزا قادیانی اپنے غلبہ نسیان کی وجہ سے یہ بھول گیا، کہ نیچری ذہن کی اختراع اور یہ بے اصل خیال مرزا نے اپنے لیے سر سید احمد خان کی گود سے لیا، اور اسی بے اصل خیال پر مرتے دم تک مرزا قادیانی اپنی نام نہاد مسیحیت کی ڈفلی بجاتا رہا۔ جس کی گواہی مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود خود ان الفاظ سے دیتا ہے، کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"الغرض حقیقۃ الوحی کے حوالہ نے واضح کر دیا کہ نبوت اور حیات مسیح کے متعلق آپ کا عقیدہ پہلے عام مسلمانوں کی طرح تھا مگر پھر دونوں میں تبدیلی فرمائی۔"

اور پھر آگے کہتا ہے:

"دعویٰ مسیحیت کی بابت بھی تبدیلی جبراً بذریعہ وحی ہوئی اور نبوت کے متعلق بھی سابق عقیدہ میں وحی نے جبراً تبدیلی کرائی۔" (الفضل، 6 ستمبر 1941ء خطبہ جمعہ کالم 3)

لہٰذا اس جبراً تبدیلی کے حوالے سے قادیانی قوم اور ان کے مربیان سے سوال ہے، کہ مرزا قادیانی نے جن وحی والہام کے بل بوتے پر جو مختلف النوع پیشگوئیاں اور دعوے کر رکھے تھے، اور ان دعووں اور پیشگوئیوں کے جھوٹا نکلنے پر مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو جو سخت ذلت ورسوائی اٹھانی پڑی، کیا؟ وجہ ہے، کہ ان دعووں اور پیشگوئیوں میں جبراً تبدیلی کا حکم صادر نہ ہوا، کہ ایسی صورت میں خود مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو جگ ہنسائی کا شکار نہ ہونا پڑتا، مگر حقیقت یہی ہے، کہ مرزا قادیانی جب تک شیطانی خزائن وخیالات کے نیچے نہیں آیا تھا، وہ مسلمانوں کے اس عام اور اجماعی عقیدہ پر قائم تھا، کہ قربِ قیامت میں مسیح ابن مریم کے آنیکی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب اسی سلسلہ کی کڑی میں دوسرا سوال یہ ہے کہ، مرزا قادیانی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے یہ کہتا ہے، کہ:

هذا هوموسیٰ فتی الله الذی أشار الله في كتابه الی حياته وفرض علينا أن نؤمن بأنه حي في السماء لم يمت وليس من الميتين.

"یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔"

(نورالحق، ص:50)

"لہٰذا اس کے جواب میں مرزائی حضرات اپنی عادت کے تحت یہ تاویل کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نے یہاں موسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی مراد لی ہے جو تمام انبیاء کو حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ بھی ان کا ایک فراڈ ہے کیونکہ اصل عبارت اگر آپ پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے مقابلے میں پیش کیا گیا ہے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخر یہ کیسی روحانی زندگی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تو حاصل ہے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے محروم ہیں؟"(حیات عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزائی شبہات کا ازالہ، از مولانا خاور رشید بٹ صاحب، ص:13،)

قادیانی لوگ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کے لیے، جہاں اور بہت سی لفظی زور آزمائی کرتے ہیں، وہاں ہی معاذ اللہ اپنے اس باطل عقیدے کو صحابہ کرام رضوان اللہ کی مقدس ہستیوں کی جانب بھی منسوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا مرزا قادیانی کا بیٹا میاں محمود احمد اپنی کتاب دعوۃ الامیر کے صفحہ نمبر 347 پر لکھتا ہے، کہ:

"تیسرا امر اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواہ کسی اور نبی کی وفات کا ان کو یقین تھا یا نہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انہیں یقیناً کوئی علم نہ تھا کیونکہ جیسا کہ تمام صحیح احادیث اور معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت جوش کی حالت میں تھے اور باقی صحابہ سے کہہ رہے تھے کہ جو کہے گا کہ رسول کریم ﷺ فوت ہوگئے ہیں میں اس کا سر اڑا دوں گا، اس وقت اپنے خیال کے ثبوت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چالیس دن پہاڑ پر چلے جانے کا واقعہ تو وہ پیش کرتے

www.khatmenubuwwat.org

www.KitaboSunnat.com

تھے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے کا واقعہ انھوں نے ایک دفعہ بھی پیش نہ کیا، اگر صحابہ کا عقیدہ یہ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ جا بیٹھے ہیں تو کیا حضرت عمر یا ان کے ہم خیال صحابی اس واقعہ کو اپنے خیال کی تائید میں پیش نہ کرتے؟"

افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ میاں محمود احمد قادیانی، جہاں اسلامی علوم سے ناواقف تھا، وہاں ہی اپنے باپ کی کتابوں سے بھی ناآشنا تھا، کیونکہ مرزا قادیانی تو کہتا ہے، کہ:

"عمر خطاب کہتے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے تو میں اپنی اسی تلوار سے اس کو قتل کر دوں گا، بلکہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں جیسا کہ عیسیٰ بن مریم اٹھائے گئے۔

(روحانی خزائن، ج:15، ص:581)

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اسی اجماعی عقیدہ پر تھے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، اور قربِ قیامت میں واپس دنیا پر تشریف لائیں گے، جیسا کہ اوپر احادیث مبارکہ میں ذکر ہو چکا ہے۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیسائی دنیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری حضرت برناباس کی انجیل، "انجیل برناباس" کو اس لیے جعلی کہتی ہے، کیونکہ اس میں عقیدہ تثلیث کے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توحیدی تعلیمات موجود ہیں، عقیدہ کفارہ اور منکرات پر نکیر ہے، ختنہ کا حکم، امر بالمعروف کی تعلیم ہے، نیز یہ کہ عیسائی دنیا میں انجیل برناباس کو جعلی کہنے کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے، کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی سرور دو عالم آنحضرت ﷺ کی آمد مبارک کی بشارات ہیں، اس کے ساتھ ساتھ انجیل برناباس، بائبل کے عہد نامہ جدید میں اس صلیبی کفارہ کو بھی رد کرتی ہے، جو خوامخواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری حضرت برناباس آپ علیہ السلام کے بارے میں صاف اور سیدھی بات بتاتے ہیں، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرشتے زندہ آسمان پر اپنے ساتھ لے گئے، اور یہی وہ حقیقت ہے، جس کو قرآن کریم سورۃ النساء میں بیان فرما چکا ہے، کہ:

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء:157)

"نہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا، نہ سولی چڑھایا لیکن تدبیر حق نے ان کو شبہ میں ڈال دیا (کہ اپنے ہی آدمی کو قتل کر کے خوش ہو لیے)۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی مزید تفصیل سورۂ نساء میں آئے گی۔

نصاریٰ کا کہنا یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول و مصلوب تو ہو گئے مگر پھر دوبارہ زندہ کر کے آسمان پر اُٹھا لیے گئے، مذکورہ آیت نے ان کے اس غلط خیال کی بھی تردید کر دی، اور بتلا دیا کہ جیسے یہودی اپنے ہی آدمی کو قتل کر کے خوشیاں منا رہے تھے، اس سے یہ دھوکا عیسائیوں کو بھی لگ گیا کہ قتل ہونے والے عیسیٰ علیہ السلام ہیں، اس لیے شبہ لھم کے مصداق یہود کی طرح نصاریٰ بھی ہو گئے۔

ان دونوں گروہوں کے بالمقابل اسلام کا وہ عقیدہ ہے جو اس آیت اور دوسری کئی آیتوں میں وضاحت سے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہودیوں کے ہاتھ سے نجات دینے کے لیے آسمان پر زندہ اٹھا لیا، نہ ان کو قتل کیا جا سکا، نہ سولی پر چڑھایا جا سکا، وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قربِ قیامت میں آسمان سے نازل ہو کر یہودیوں پر فتح پائیں گے، اور آخر میں طبعی موت سے وفات پائیں گے۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی عقیدے پر تمام امتِ مسئلمہ کا اجماع واتفاق ہے، حافظ ابنِ حجرؒ نے تلخیص الحبیر، ص:319 میں یہ اجماع نقل کیا ہے، قرآن مجید کی متعدد آیات اور حدیث کی متواتر روایات سے یہ عقیدہ اور اس پر اجماعِ امت سے ثابت ہے، یہاں اس کی پوری تفصیل کا موقع بھی نہیں، اور منکرین کے جوابات تفصیل سے دیئے ہیں، ان کا مطالعہ کافی ہے، مثلاً حضرت حجۃ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی تصنیف بزبانِ عربی "عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام" حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی کی تصنیف بزبان اردو "حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام"، مولانا سید محمد ادریس صاحب کی تصنیف "حیاتِ مسیح علیہ السلام"، اور بھی سینکڑوں چھوٹے بڑے رسائل اس مسئلے پر مبطوع ومشتہر ہو چکے ہیں۔

احقر بامر استاذِ محترم حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ سو سے زائد احادیث جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ اٹھایا جانا اور پھر قربِ قیامت میں نازل ہونا بتواتر ثابت ہوتا ہے، ایک مستقل کتاب: "التصریح بما تواتر في نزول المسیح" میں جمع کر دیا ہے، جس کو حال میں حواشی وشرح کے ساتھ حلب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(شام) کے ایک بزرگ علامہ عبدالفتاح ابو غدہ نے بیروت سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔

اور حافظ ابنِ کثیرؒ نے سورۂ زُخرف کی آیت وأنه نعلم للساعة (الزخرف:61) کی تفسیر میں لکھا ہے:

"وقد تواترت الأحاديث عن رسول الله ﷺ أنه اخبر بنزول عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القيامة إماما عادلا....الخ-"(ج:7،ص:217، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

یعنی رسول اللہ ﷺ کی احادیث اس معاملے میں متواتر ہیں کہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبلِ قیامت نازل ہونے کی خبر دی ہے۔"(معارف القرآن، ج:2،ص:74-75، پارہ نمبر 3، رکوع نمبر 13، سورۂ آل عمران)

اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ قرآن کی اس آیتِ مبارکہ :"یعیسیٰ إني متوفيك ورافعك إلي"(آل عمران:55) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلے آپ کی وفات ہو گی پھر آپ کو آسمان پر اٹھایا گیا۔ تو اس شبہ کا جواب سمجھنے سے پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام سے اس آیت میں جو وعدہ مذکور ہیں، وہ اس وقت کئے گئے تھے جبکہ قوم یہود نے آپ کو شہید کرنے کی خفیہ سازش بنائی تھی، اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو اس ناپاک سازش سے باخبر کردیا اور وعدہ فرمایا کہ آپ اطمینان رکھیں کہ یہ لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں، مگر یہ اپنے ناپاک منصوبے میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔ بلکہ قیامت کے قریب وقتِ موعود پر آپ اپنی طبعی موت سے ہی وفات پائیں گے، اور فی الحال ان کے شر سے بچانے کے لیے آپ کو آسمان پر اٹھالیا جائے گا۔ تو مذکورہ آیت "إني متوفيك ورافعك إلى" میں جو دو وعدے مذکور ہیں، وہ یقیناً پورے ہوں گے، البتہ "رافعك إلى" والا وعدہ اسی وقت پورا کیا گیا، اور دوسرا وعدہ اس وقت پورا ہو گا جب قیامت کے قریب آپ دنیا میں تشریف لائیں گے، تو آیت کے الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہے، اور واؤ چونکہ ترتیب کے لیے وضع نہیں ہوا ہے، لہٰذا یہ ضروری نہیں کہ پہلے "متوفيك" کا وقوع ہو، اور پھر "رافعك إلى" کا، اور اس تقدیم وتاخیر میں بھی مصلحت ہے جسے مفسرین نے بیان کیا ہے، کما سیاتی ان شاءاللہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تفسیر "روح المعانی" میں ہے:

"(یعیسیٰ إني متوفيك ورافعك إلی) اخرج ابن ابي حاتم عن قتادة قال هذا من المقدم ولمؤخر أي رافعك إلی ومتوفيك وهذا احد تاويلات اقتضاهما مخالفة ظاهر الآية المشهور المصرح به في الآية الاخرى وفي قوله صلى الله عليه وسلم: ان عيسیٰ لم يمت وإنه راجع اليكم قبل يوم القيامة، وثانيها ان المراد إني مستوفي اجلك ومميتك حتف انفك لا اسلط عليك من يقتلك فالكلام كناية عن عصمة من الاعداء وما هم بصدره من الفتک به عليه السلام لأنه يلزم من استيفاء الله تعالى اجله وموته حتف انفه ذالك-"(روح المعانی، ج:1، ص:158، جزء:13، سورۃ آل عمران، پارہ نمبر:14)

"روح المعانی" میں اور بھی جوابات مذکور ہیں، تفصیل درکار ہو تو "روح المعانی" کا مطالعہ کیا جائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے بھی "معارف القرآن" میں اس پر کلام فرمایا ہے، چنانچہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"اس کے ساتھ ہی یہ بھی منقول ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس وقت جبکہ یہودی آپ کے قتل کے درپے تھے آپ کی تسلی کے لیے دو لفظ ارشاد فرمائے، ایک یہ کہ آپ کی موت ان کے ہاتھوں قتل کی صورت میں نہیں بلکہ طبعی موت کی صورت میں ہوگی، دوسرا یہ کہ اس وقت ان لوگوں کے نرغے سے نجات دینے کی ہم یہ صورت کریں گے کہ آپ کو اپنی طرف اٹھالیں گے۔ یہی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔"

تفسیر "در منثور" میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت اس طرح منقول ہے:

"اخرج اسحاق بن بشر وابن عساکر من طریق جوهر عن الضحاك عن ابن عباس في قوله تعالى:

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إني متوفيك ورافعك إلى يعنى رافعك ثم متوفيات

في آخر الزمان-" (در منثور، ج:۲،ص:۳٦)

"اسحاق بن بشر اور ابنِ عساکر نے بروایت جوہر عن الضحاک حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے آیت " إني متوفيك ورافعك "کی تفسیر میں یہ لفظ نقل کئے ہیں کہ میں آپ کو اپنی طرف اٹھالوں گا، پھر آخر زمانے میں آپ کو طبعی طور پر وفات دوں گا۔"

اس تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ "توفی" کے معنی موت ہی کے ہیں، مگر الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہے، رافعك کا پہلے اور متوفيك کا وقوع بعد میں ہوگا،اور اس موقع پر متوفيك کو مقدم ذکر کرنے کی حکمت و مصلحت اس پورے معاملے کی طرف اشارہ کرنا ہے جو آگے ہونے والا ہے،یعنی یہ اپنی طرف بلالینا ہمیشہ کے لیے نہیں، چند روزہ ہوگا اور پھر آپ اس دنیا میں آئیں گے اور دشمنوں پر فتح پانے کے بعد موت آنے کا واقعہ ایک معجزہ بھی تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اعزاز واکرام کی تکمیل بھی، نیز اس میں

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت کا ابطال بھی تھا، ورنہ ان کے زندہ آسمان پر چلے جانے کے واقعے سے ان کا یہ عقیدۂ باطل اور پختہ ہو جاتا ہے کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرح حی وقیوم ہیں، اس لیے پہلے متوفیك کا لفظ ارشاد فرما کر ان تمام خیالات کا ابطال کر دیا، پھر اپنی طرف بلانے کا ذکر فرمایا۔" (معارف القرآن، ج:2، ص:74-75) (بحوالہ فتاویٰ ختم نبوت، جلد اول، ص:210تا213)

آفاق واقطار

جبکہ خود مرزا قادیانی سورۃ الصف کی آیت نمبر 9 کے حوالے سے اس بات کا اعتراف کرتا ہے، کہ:

"یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے، اور جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا (اس آیت میں) وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا، اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ، حصہ چہارم، ص:498،499، خزائن، ج:1، ص:593)

(بحوالہ فتاویٰ ختم نبوت، جلد اول، ص:204)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب دیکھتے ہیں، کہ انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کے بارے میں کیا ارشادات منقول ہیں:

1۔ یسوع نے اپنی ماں سے گلے مل کر (ب) جواب میں کہا۔ "تو مجھے سچا مان۔ کیونکہ میں تجھ سے سچائی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ میں ہرگز مرا نہیں ہوں۔

2۔ اس لیے کہ اللہ نے مجھ کو دنیا کے خاتمہ کے قریب محفوظ رکھا ہے۔ (ت)

3۔ اور جب کہ یہ کہا چاروں فرشتوں سے خواہش کی کہ وہ ظاہر ہوں اور شہادت دیں کہ بات کیونکر تھی۔

4۔ تب وہی فرشتے چار چمکتے ہوئے سورجوں کی مانند ظاہر ہوئے یہاں تک کہ ہر ایک دوبارہ گھبراہٹ سے بیہوش ہو کر گر پڑا گویا کہ وہ مردہ ہے۔

5۔ پس اس وقت یسوع نے فرشتوں کو چار چادریں کتان کی دیں۔ تاکہ وہ ان سے اپنے تیئں ڈھانپ لیں۔ کہ اس کی ماں اور اس کے رفیق انہیں دیکھ نہ سکیں۔ اور صرف ان کو باتیں کرنے سننے پر قادر ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

6۔اور اس کے بعد کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک کو اٹھایا انہیں یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ "یہ فرشتے اللہ کے ایلچی ہیں۔

7۔جبریل جو کہ اللہ کے بھیدوں کا اعلان کرتا ہے۔

8۔اور میخائیل جو کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہے۔

9۔اور رافائیل جو کہ مرنے والوں کی روحیں نکالتا ہے۔

10۔اور اوریل جو کہ روز اخیر (قیامت) میں (لوگوں کو) اللہ کی عدالت (ش) کی طرف بلائیگا۔"

11۔ پھر چاروں فرشتوں نے کنواری سے بیان کیا کہ کیونکر اللہ نے یسوع کی جانب فرشتے بھیجے اور یہودا (کی صورت) کو بدل دیا تاکہ وہاں عذاب کو بھگتے جس کے لیے اس نے دوسرے کو بیچا تھا۔

(انجیل برناباس، فصل نمبر:220،آیت:1تا11)

پھر اسی فصل نمبر 220 کی آیت نمبر 19 میں حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:

19۔پس جبکہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا۔ مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا اس لیے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تاکہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔

20۔اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی، جبکہ محمد رسول اللہ (ب) آئے گا۔ جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا۔ جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔

21۔ اور یسوع نے یہ بات کہنے کے بعد کہا "اللہ رب ہمارے اللہ! تو بے شک عادل ہے (ب) اس لیے کہ اکیلے تیرے ہی لیے بے نہایت بزرگی اور اکرام ہے۔

اور پھر انجیل برنباس، فصل نمبر 221، آیت نمبر 1 تا 2 میں ہے، کہ :

1۔اور یسوع اس لکھنے والے کی جانب ہوا اور کہا۔ "اے برنباس! تجھ پر واجب ہے کہ تو ضرور میری انجیل اور وہ (حال) لکھے جو کہ میرے دنیا میں رہنے کی مدت میں میرے بارہ میں پیش آیا۔

2۔اور وہ بھی لکھ جو یہودا پر واقع ہوا۔ تاکہ ایمانداروں کا دھوکا کھانا زائل ہو جائے اور ہر ایک حق کی تصدیق کرے۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آگے آیت نمبر 7 سے پھر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا بیان شروع ہوتا ہے، کہ:

7۔ اور تیسرے دن یسوع نے کہا تم لوگ میری ماں کے ساتھ زیتون پہاڑ پر جاؤ۔

8۔ اس لیے کہ میں وہیں سے آسمان پر بھی چڑھ جاؤں گا۔

9۔ اور تم اس کو دیکھو گے جو کہ مجھے اٹھا لے جائے گا۔

10۔ تب سب کے سب گئے بجز پچیس کے بہتر شاگردوں میں سے جو کہ خوف سے دمشق کی طرف بھاگ گئے تھے۔

11۔ اور اسی اثنا میں کہ یہ سب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ یسوع ظہر کے وقت ان فرشتوں کی ایک بھاری بھیڑ کے ساتھ آیا جو کہ اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔

12۔ تب وہ اس (یسوع) کے چہرہ کی روشنی سے اچانک ڈر گئے اور اپنے مونہوں کے بل زمین پر گر پڑے۔

13۔ لیکن یسوع نے ان کو اٹھا کر کھڑا کیا اور یہ کہہ کر انہیں تسلی دی "تم ڈرو مت میں تمہارا معلم ہوں"

www.khatmenubuwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

14۔ اور اس نے ان لوگوں میں سے بہتوں کو ملامت کی جنہوں نے اعتقاد کیا تھا کہ وہ (یسوع) مر کر پھر جی اٹھا ہے۔ یہ کہتے ہوئے "آیا تم مجھ کو اور اللہ دونوں کو جھوٹا سمجھتے ہو؟

15۔ اس لیے کہو اللہ نے مجھے ہبہ (1) فرمایا ہے کہ میں دنیا کے خاتمہ کے کچھ پہلے تک زندہ رہوں۔ جیسا کہ میں نے ہی تم سے کہا ہے (ب)

16۔ پس میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نہیں مرا ہوں بلکہ یہودا خائن (مرا) ہے۔

17۔ تم ڈرتے رہو۔ اس لیے کہ شیطان اپنی طاقت بھر تم کو دھوکا دینے کا ارادہ کرے گا۔

18۔ لیکن تم تمام اسرائیل اور ساری دنیا میں ان سب چیزوں کے لیے جن کو تم نے دیکھا اور سنا ہے میرے گواہ رہو۔

19۔ اور یہ کہنے کے بعد اللہ سے مومنوں کی نجات اور گنہگاروں کی تجدید (توبہ وایمان) کے لیے دعا کی۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

20۔ پس جب کہ دعا ختم ہو گئی، اس نے یہ کہتے ہوئے اپنی ماں کو گلے لگایا۔ "اے میری ماں تجھ پر سلامتی ہو۔"

21۔ تو اس اللہ پر توکل کر جس نے تجھ کو اور مجھ کو پیدا کیا ہے (ت)

22۔ اور یہ کہنے کے بعد اپنے شاگردوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اللہ کی نعمت اور اس کی رحمت تمہارے ساتھ رہے۔"

23۔ پھر اس کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آسمان کی طرف اٹھا لے گئے۔ (انجیل برناباس، آیت نمبر: 7تا23)

اس کے بعد حضرت برناباس اپنی انجیل کا اختتام کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ:

1۔ اور یسوع کے چلے جانے کے بعد شاگرد، اسرائیل اور دنیا کے مختلف گوشوں میں پراگندہ ہو گئے۔

2۔ رہ گیا حق (جو) شیطان کو پسند نہ آیا۔ اس کو باطل نے دبالیا۔ جیسا کہ یہ ہمیشہ کا حال ہے۔

3۔ پس تحقیق شریروں کے ایک فرقہ نے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یسوع کے شاگرد ہیں یہ بشارت دی کہ یسوع مر گیا اور وہ جی

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں اُٹھا اور دوسروں نے یہ تعلیم پھیلائی کہ وہ در حقیقت مر گیا پھر جی اٹھا۔ اور اوروں نے منادی کی اور برابر منادی کر رہے ہیں کہ یسوع ہی اللہ کا بیٹا ہے اور انہی لوگوں کے شمار میں بولس نے بھی دھوکا دیا۔

4۔اب رہے ہم تو ہم محض اسی کی منادی کرتے ہیں جو کہ میں نے ان لوگوں کے لیے لکھا ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں تاکہ اخیر دن میں جو اللہ کی عدالت (1) کا دن ہو گا۔ چھٹکارا پائیں۔ آمین۔

(انجیل برناباس، فصل نمبر:222، آیت:1تا4)

میں اوپر پہلے عرض کر آیا ہوں، کہ عیسائیوں نے انجیل برناباس کا رد محض اس لیے کیا، کہ اس میں ان کے باطل عقائد کی نفی اور آنحضرت ﷺ کی بشارات موجود ہیں، لہٰذا میرے اس مضمون کو پڑھ کر مرزائی/ قادیانی بھی عیسائیوں کی صف میں کھڑے ہو کر انجیل برناباس کی نفی کر دیں، تو کچھ حیرت کی بات نہ ہو گی، کیونکہ یہاں بھی مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ مسیحیت پر ضرب کاری پڑ رہی ہے، ورنہ خود مرزا قادیانی کے متضادات بیانات، خود اس کے دعویٰ مسیحیت کے پول کھولنے کے لیے بھی کچھ کم نہیں، جو قارئینِ کرام اوپر کی بحث میں پڑھ آئے ہیں۔

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی دیر کے لیے

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات سے مرزا جی اور ان کے دعووں کا کوئی تعلق نہیں" کے زیر عنوان لکھتے ہیں، کہ:

"کیونکہ کسی شخص کا مسیح موعود یا نبی یا ولی بننا کسی دوسرے کی موت وحیات سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا بلکہ ان سب باتوں کا معیار صرف یہ ہے کہ اگر اس کے ذاتی اخلاق وصفات عقائد واعمال معاشرت ومعاملات اس کے متحمل ہیں اور شرعی قوانین اس کے دعوے کو تسلیم کرنے سے مانع نہیں تو تسلیم کیا جائے ورنہ نہیں، مگر ہم تھوڑی دیر کے لیے اس بات کو تسلیم کرلیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام (مرزا جی کے دعوے کے مطابق) وفات پاچکے اور اب جس مسیح موعود کے نزول کی خبریں اسلامی روایات میں منقول ہیں وہ ان کے مثیل کوئی اور شخص ہوں گے تب بھی مرزا جی کے لیے مسیحیت کا ثابت ہونا محال ہے کیونکہ

کس نیاید بزیر سایہ بوم
ورہما از جہاں شود معدوم

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے اعمال واخلاق عمر بھر کے کارنامے دیکھنے والا آدمی تو ان کو مسلمان بھی نہیں سمجھ سکتا، مسیح موعود تو بڑی چیز ہے، بہر حال "عقل" اس مرزائی منطق کے سمجھنے سے قاصر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو تو مرزا زندہ ہوں اور نبی بن بیٹھیں ورنہ ان کی اور ان کے دعوؤں کی موت آجاوے، ہاں ہمت اور عقل کی بات یہ تھی کہ اگر ان کو مسیح موعود بننا تھا تو مرد میدان بن کر سامنے آتے اور اپنے اندر وہ صفات اور اخلاق وعادات دکھلاتے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے اندر تھے اور خلق خدا کے لیے وہ کام کر جاتے جو مسیح موعود کے فرائض منصبی ہیں، پھر اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بھی ہوتے تو شاید لوگ انہیں بھول جاتے اور کہہ اٹھتے

من کہ امروز م بہشت نقد حاصل می شود
وعدۂ فردائے زاہد را چرا باور کنم

لیکن یہاں تو اس کے نام صفر ہی نہیں بلکہ نقیض صریح موجود تھی مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ ہو گا کہ وہ دنیا کو مسلمانوں سے اس طرح بھر دیں گے جیسے پانی سے برتن بھر جاتا ہے اور کوئی کافر باقی نہ رہے گا، مرزا جی تشریف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لائے تو آپ کی برکت سے دنیا کے ستر کروڑ مسلمان (آپ کے فتوی کے مطابق) کافر ہو گئے خوب مسیحائی کی ؎

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیا ہو زندگی
کون رہبر بن سکے جب خضر بہکانے لگے

دنیا تو اپنے مصائب سے عاجز ہو کر خود ہی مسیح کے انتظار میں ہے کہ وہ تشریف لائیں، تو ہم ان کے قدم لیں، لیکن کوئی مسیحائی بھی تو دکھائے ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

الحاصل واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت کو حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و وفات سے کوئی تعلق نہیں، یہ بحث ہی محض اس پالیسی پر مبنی ہے کہ لوگوں کی توجہ اس طرف جذب کر لی جائے تاکہ وہ مدعی مسیحیت کا جائزہ لینے اور اس کے اخلاق واعمال معاملات وحالات کو حضرت مسیح کی صفات سے تطبیق دینے کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر ایسا کیا گیا تو خط منحنی کی تطبیق خط مستقیم پر کیسے ہو گی، یہاں کفر،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ، مکر وہوا پرستی کے سوا کیا رکھا ہے، تاویلات بلکہ تحریفات کرتے بھی نہ بن پڑے گی، اور سوائے اس کے کہ سیکڑوں نصوص شرعیہ کی صریح تکذیب کر کے کفر کا ایک اور تمغہ حاصل کریں اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اس لیے اصولِ مرزائیت میں زبردستی وفات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو درج کیا گیا، بلکہ اسی مسئلہ کو تمام اپنے مذہب وصداقت کا سنگ بنیاد بتلایا گیا، علماء جانتے تھے کہ مرزا صاحب یہ چاہتے ہیں کہ ان کی ذات اور ذاتی صفات عقائد واخلاق معرکہ بحث نہ بنیں، بلکہ لوگ اس مسئلہ میں الجھے رہیں، کیونکہ اول تو یہ مسئلہ علمی ہے عوام اس کے حق وباطل کی تمیز ہی نہ کرسکیں گے، مناظرہ میں ہر قسم کی شکست وذلت کے باوجود بھی مرزا جی کو کہنے کی گنجائش رہے گی کہ ہم جیتے، اور اگر بالفرض اہل حق نے کہیں ان کا منہ اس طرح بھی بند کردیا، کہ وہ بالکل نہ بول سکے تب بھی زیادہ سے زیادہ لوگوں پر یہ اثر ہوگا کہ ایک فروعی سی بحث ہے اس میں اگر ان کا خیال مخالف ہی ہے تو کوئی بڑی بات نہیں ایسے اختلافات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے، غرض اس بحث کی وجہ سے مرزائیت کے عظیم الشان اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خطرناک فتنہ کو ہلکا اور خفیف اختلافات سمجھنے لگیں گے، علماء اس مکر کو سمجھے اور فرمایا کہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت رامی شناسم

اور اسی لیے اہل تجربہ نے اس بحث کو طول دینا شروع میں پسند نہ کیا بلکہ صرف اس کو کافی سمجھا (اور حقیقت میں اب بھی یہی کافی ہے) کہ مرزا جی کے حالات کا کچھا چٹھا، لوگوں کے سامنے رکھ دیا جائے، جس کو دیکھ کر وہ خود بخود کہہ اٹھیں کہ اگر دنیا کا ہر انسان مسیح موعود بن سکے تو بن جائے لیکن مرزا جی تو اپنے کارناموں کی بدولت قیامت تک کسی طرح مسیح موعود کی خاکِ راہ بھی نہیں ہو سکتے، حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں مرزائیت کا خاتمہ تو صرف اتنی بات سے ہو جاتا ہے، مرزائی ہونے کی حیثیت سے کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ اس فیصلہ کن اور اسہل واقرب طریق کو چھوڑ کر وفات مسیح علیہ السلام کی غیر متعلق بحث پر زور دے اور نہ کسی مسلمان کے لیے بحیثیت مناظرہ یہ ضروری ہے کہ مرزائیوں کے مقابلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا ثبوت پیش کرے، لیکن پھر دو وجہ سے علماء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کی ضرورت پیش آئی، ایک یہ کہ فی نفسہٖ یہ مسئلہ اہم اور اجماعی مسئلہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے، اور قرب قیامت میں پھر نازل ہوں گے، نصوص قرآنیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع امت کے قطعی دلائل اس کے ایسے شاہد ہیں کہ کسی مسلمان کو اس سے آنکھ چرانے کی مجال نہیں اور کسی تاویل و تحریف کی گنجائش نہیں۔

دوسرے یہ کہ مرزائیوں کی نظر فریب چالاکی نے عوام پر یہ ظاہر کیا ہے، کہ وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ مرزائیت کا سنگِ بنیاد ہے اور اسی مسئلہ کے فیصلہ پر اس کی شکست اور فتح کا دار و مدار ہے، اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہو گئی تو گویا مرزا جی کی مسیحیت مسلم ہو گئی اس لیے بھی علماء اسلام کو اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہوئی کہ عوام اس مغالطہ میں نہ پھنس جائیں۔

نیز ایک یہ بات بھی اس کی طرف داعی ہوئی، کہ مرزائی مبلغین نے عوام کے خیالات میں اس مسئلہ کے متعلق بہت سے اوہام پیدا کر دیئے تھے، ان کا ازالہ سب سے زیادہ ضروری تھا۔

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لیے علماء اسلام اس طرف متوجہ ہوئے تو بفضلہٖ تعالیٰ مختلف زبانوں اور مختلف پیرایوں اور مختلف طرز استدلال میں بہت سے چھوٹے بڑے رسالے اس بحث پر لکھے گئے، جن میں قرآن وحدیث کی ادلۂ قطعیہ پیش کرنے کے ساتھ ہی مرزائی اوہام کی بھی قلعی کھول دی گئی۔

(علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح علیہ السلام، ص:13-16)

دلی خیر خواہی

اس بینظیر علمی گفتگو کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ختم نبوت" میں انتہائی دردِ دل کے ساتھ "مرزائیوں سے چند سوال" کے زیر بحث دعوتِ فکر دی ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ ان سوالات کو بھی شاملِ مضمون کر لیا جائے، کہ شاید کسی صاحبِ عقل مرزائی / قادیانی کو مرزا قادیانی کے دجل وفریب سے نکلنے کی توفیق ہو جائے۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

"وہ لوگ جو ناواقفیت یا کسی مغالطے وغلط فہمی سے مرزائیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، میں ان کو خدا اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر دلی خیر خواہی اور ہمدردی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دین وآخرت کا معاملہ ہے، ہر شخص کو اپنی قبر میں اکیلا

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانا اور حساب دینا ہے، کوئی جتھا اور جماعت وہاں کام نہ آئے گی، خدا کے لیے ہوش میں آئیں اور عقلِ خداداد سے کام لیں اور سمجھیں کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب اُنہیں اوصاف وعلامات اور نشانات کے آدمی تھے، جو سید الانبیاء ﷺ نے مسیحِ موعود کی پہچان کے لیے اُمت کے سامنے رکھے ہیں۔

❖ کیا مرزا جی کا نام "غلام احمد" نہیں بلکہ "عیسیٰ" ہے؟

❖ کیا ان کی والدہ کا نام "چراغ بی" نہیں بلکہ "مریم" ہے؟

❖ کیا ان کے والد "غلام مرتضیٰ" نہیں، بلکہ بے باپ کی پیدائش ہیں؟

❖ کیا اُن کا مولد "قادیان" جیسا کوردہ نہیں، بلکہ "دمشق" ہے؟ یا قادیان، دمشق کے ضلع یا صوبے میں واقع ہے؟

❖ کیا ان کا مدفن "قادیان" نہیں بلکہ "مدینہ طیبہ" ہے؟

❖ کیا ان کے نانا "عمران" اور ماموں "ہارون" اور نانی "حنّہ" ہیں؟

❖ کیا ان کی والدہ کی تربیت حضرت مریم کی طرح ہوئی؟ اور کیا ان کی نشوونما ایک دن میں اتنا ہوا ہے، جتنا ایک سال میں بچے کا

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے؟اور ان کے پاس غیبی رزق آتا تھا؟ کیا فرشتے ان سے کلام کرتے تھے؟

❖ کیا ان کی والدہ نے پیدائش کے بعد درختِ کھجور کو ہلا کر کھجوریں کھائی تھیں؟

❖ کیا مرزا جی نے کسی مردے کو زندہ کیا ہے؟

❖ کیا انہوں نے کسی برص کے بیمار یا مادر زاد اندھے کو خدا سے اِذن پا کر شفاء دی ہے؟

❖ کیا مٹی کی چڑیوں میں بحکمِ خداوندی جان ڈالی ہے؟

❖ کیا وہ آسمان پر گئے ہیں اور پھر اُترے ہیں؟

❖ کیا ان کے سانس کی ہوا سے کافر مر جاتے تھے؟

❖ کیا ان کی سانس کی ہوا اتنی دور پہنچتی تھی، جہاں تک اُن کی نظر پہنچے؟

❖ کیا وہ دمشق کی جامع مسجد میں گئے ہیں؟

❖ کیا ان کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوا ہے؟

❖ کیا انہوں نے دنیا سے صلیب پرستی اور نصرانیت کو مٹایا ہے یا ان کے زمانے میں نصرانیت کو ترقی ہوئی ہے؟

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- کیا ان کے زمانے میں ان تین اوصاف کا دجال نکلا ہے جو بحوالہ احادیث ہم نے نقشے میں درج کئے ہیں؟
- کیا انہوں نے ایسے دجال کو حربہ سے قتل کیا ہے؟
- کیا انہوں نے اوران کی جماعت نے یہودیوں کو قتل کیا ہے؟
- کیا کسی نے ان کے زمانے میں پتھروں اور درختوں کو بولتے دیکھا ہے؟
- کیا انہوں نے مال ودولت کو اتنا عام کردیا ہے کہ اب کوئی لینے والا نہیں ملتا؟ یا اور افلاس، فقر وفاقہ اور ذلت ان کے قدموں کی برکت سے دنیا میں پھیل گئے؟
- کیا آسمانی برکات پھولوں اور درختوں میں اس طرح ظاہر ہوئیں کہ ایک انار ایک جماعت کے لیے، ایک بکری کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی ہو جائے؟
- کیا انہوں نے لوگوں کے قلوب میں اتحاد واتفاق پیدا کیا یا نفاق وخلاف کی طرح ڈالی؟
- کیا بغض وحسد لوگوں کے قلوب سے اٹھ گیا یا اور زیادہ ہو گیا؟
- کیا بچھو سانپ وغیرہ کا زہر بے کار ہو گیا؟

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❖ کیا مرزا جی کبھی مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر تشریف لے گئے ہیں؟

❖ کیا ان کے زمانے میں یاجوج ماجوج نکلے ہیں؟ کیا ان کے مردوں سے تمام زمین آلودۂ نجاست وبدبو ہوئی اور مرزا جی کی دعا سے بارش نے اس کو دھویا ہے؟

❖ کیا مرزا جی نے کسی مُقعد نامی آدمی کو خلیفہ بنایا ہے؟

❖ کیا مرزا جی کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی؟

الغرض مسیحِ موعود کے حالات ونشانات کا مکمل نقشہ بحوالہ قرآن وحدیث آپ کے سامنے ہے، آنکھیں کھول کر ایک ایک نشان اور ایک ایک علامت کو مرزا صاحب میں تلاش کیجئے اور خدا تعالی نظروں سے غائب ہے تو مخلوق ہی سے شرمائیے کہ رسولِ مقبول ﷺ کی یہ چٹھی جس پر یہ نشانات اور یہ پتہ لکھا ہوا ہے، آپ کس کے سپرد کرتے ہیں؟ اور اگر کہیں غلام احمد سے مراد عیسیٰ اور چراغ بی سے مریم اور دمشق اور مدینہ سے قادیان اور نصرانیت کے مٹانے سے مراد اس کی ترقی اور عزت سے مراد ذلت ہے، تو اس خانہ ساز مرزائی لغت پر قرآن اور احادیثِ نبویہ کی اس تحریف بلکہ ان کا مضحکہ بنانے کو کیا واقعی تمہاری عقل

www.khatmenubuwwat.org

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قبول کرتی ہے؟اور کیا دنیا میں کوئی انسان اس پر راضی ہو سکتا ہے؟ اور اگر تحریفات وتاویلات اور استعارات کی یہی گرم بازاری ہے تو پھر کیا دنیا کا کوئی کام یا کوئی معاملہ درست رہ سکتا ہے؟ (ختم نبوت از مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃاللہ علیہ)

اپنے اس مضمون کے اختتام پر قادیانی/مرزائیوں سے یہ ہی عرض کرنا چاہوں گا، کہ وہ اپنے اریب قریب کے ان نو مسلمین سے ہی پوچھ لیں، کہ وہ کیوں کر مرزا قادیانی اور مرزائیت کو چھوڑ کر دامنِ اسلام میں جا بسے، آخر وہ کیا حقائق اور روشنی تھی، جس نے عصرِ حاضر میں محترم طاہر ہانی صاحب، محترم عکرمہ نجمی صاحب، محترم طاہر منصور صاحب، محترم شہزاد جٹ صاحب، محترم رانا عظمت اللہ صاحب، محترم عرفان محمود برق صاحب، محترم عبدالقیوم بٹ صاحب ایڈوکیٹ ہائی کوٹ، محترم پروفیسر طاہر احمد ڈار صاحب، محترم اویس احمد صاحب بٹ چارٹر اکاؤنٹنٹ، محترمہ نجمہ روزی صاحبہ، محترمہ ماریہ نصرت صاحبہ، محترم اعجاز احمد صاحب، محترم وقار احمد صاحب، محترم حمزہ طاہر صاحب، وغیرہ کی آنکھیں کھول دیں، کہ یہ مبارک لوگ صدقِ دل سے آقا کریم ﷺ کے مقدس ومبارک قدموں میں جا بیٹھے۔ دعا ہے، کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ موجودہ قادیانیوں کو ان باتوں پر غور کرنے اور عقل وہدایت کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین ثم آمین۔وما توفيقي إلا بالله

خالد محمود

www.khatmenbuwwat.org

مصنف کی دیگر کتب